الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان
دار الافتاء والقضاء
ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

Name :> **Farooq Anees**
Address :> **Karachi, Pakistan**
Subject :> **JAIZ-NAJAIZ**
Writer :> محمد آصف

Serial No :> **8016**
Fatwa No :>
Date :> **3/17/2010**
Email :>

Assalam-o-Alaikum,

Refer to your fatwa number 35356 under the section "Jadeed Masail" regarding the donation of human body organs after death. Can you please provide the detailed answer with reference to Quran or Hadees that whether it is allowed in Islam to donate one's body part after death to another Muslim. Please do provide the necessary references as i have to prove this to someone else..

انسان کے اندرونی اعضاء مرنے کے بعد کسی کو دینے سے متعلق آپ کا فتویٰ (35356) دیکھا۔ کیا آپ مجھے تفصیلی جواب قرآن و حدیث کے حوالوں کے ساتھ اس مسئلے سے متعلق دے سکتے ہیں کہ اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ کسی شخص کے جسم کے حصے اس کے مرنے کے بعد دوسرے مسلمان کو دیئے جاسکتے ہیں؟ برائے مہربانی مجھے ضروری حوالے دیں کیونکہ مجھے کسی کو یہ بتانا پڑ رہا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

کسی زندہ یا مردہ انسان کے اعضاء کسی مریض کو لگوانا اگرچہ مفید ہی کیوں نہ ہو شریعتِ محمدیہ میں ناجائز ہے۔ البتہ کسی جانور کے یا مصنوعی اعضاء لگوانے کی گنجائش ہے۔ اور اس حکم میں مسلم و کافر سب یکساں ہیں۔ اور اس ممانعت کی علت تکریمِ انسانی ہے اور جس طرح زندہ شخص قابلِ احترام ہے اسی طرح مردہ انسان بھی واجب الاحترام ہے اور انسان کے اعضاء وجوارح اس کی ملکیت نہیں کہ اُن میں جس طرح چاہے تصرفات کرے بلکہ اس کیلئے اُن کو فروخت کرنا، ھدیہ کرنا اور ضائع یا ہلاک کرنا حرام ہے۔ جبکہ اس حکم سے متعلق مزید تفصیل جاننے کیلئے مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے رسالے "انسانی اعضاء کی پیوند کاری" کا مطالعہ مفید رہیگا۔

کما فی الھندیۃ: مضطر لم یجد میتۃ وخاف الھلاک فقال لہ رجل اقطع یدی وکلھا او قال اقطع منی قطعۃً وکلھا لایسعہ أن یفعل ذالک ولایصح أمرہ بہ کما لایسع للمضطر أن یقطع قطعۃً من نفسہ فیأکل کذا فی فتاوی قاضیخان (ج ۵ ص ۳۳۸)۔

وفیہ: وقال محمد رحمہ اللہ تعالیٰ ولا بأس بالتداوی بالعظم إذا کان عظم شاۃٍ أو بقرۃٍ أو بعیرٍ أو فرسٍ أو غیرہ من الدواب إلا عظم الخنزیر والآدمی (الی قولہ) الانتفاع بأجزاء الآدمی لم یجز، قیل للنجاسۃ وقیل للکرامۃ ھو الصحیح الخ (ج ۵ ص ۳۵۴)۔

وفی بدائع الصنائع فی بیان شرائط الھبۃ: ان یکون مالاً متقوماً فلا تجوز ھبۃ ما لیس بمال اصلاً کالحر والمیتۃ والدم الخ (ج ۶ ص ۱۱۹)۔

(جاری ہے)

وفی الدر المختار: لانہ جزء آدمی والانتفاع بہ لغیر ضرورۃ حرام لہ (ج ۳ ص ۲۱۱)۔

وفی الهندیة فی کتاب الوصایا: وشرطها کون الموصی أهلاً للتملیك والموصی له اهلاً للتملك والموصی به بعد الموصی مالاً قابلاً للتملیك الخ (ج ۶ ص ۹۵)۔ واللّٰہ أعلم بالصواب

محمد آصف ابراہیم عفی عنہ
دار الإفتاء والقضاء جامعۃ بنوریۃ عالمیۃ
۱۱ جمادی الاولیٰ سنۃ ۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح
[illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۱۶ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح
عبد اللہ شوکت [illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۱۶ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۱ھ